رجسٹرڈ آصفیہ نمبر (۱۰)

شرح چندہ
سالانہ .... للعہ
ششماہی .... ؎
سہ ماہی .... [illegible]

قیمت فی پرچہ (۲ر)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ انگلش نمبر

شرح چندہ
سالانہ .... [illegible]
ششماہی .... [illegible]
سہ ماہی .... [illegible]

قیمت پرانا پرچہ ۴ر

جلد ۴ | ۲۸ دے ۱۳۵۴ف | ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۲ دسمبر ۱۹۴۴ء شنبہ | نمبر ۳۴

ہندوستان کا سیاسی خلفشار

قومی تحریکات پر سرمایہ داروں کا تسلط

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر دفتر نے ہندوستان کی سیاسی صورت حال سے متعلق ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قومی تحریک کے صفوں میں انتشار پیدا ہو رہا ہے اور ایک مایوسی کی فضا چھا رہی ہے۔ گاندھی جناح گفتگو کے وقت ایک امید بندھ گئی تھی مگر اس گفتگو کے انقطاع کے بعد پھر مایوسی پھیل گئی۔

اس خطرہ کو محسوس کرکے اس وقت کانگریسی لیڈر اپنی قوت کو پھر سے منظم کرنے کی جان توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اکثر صوبوں میں کانگریسیوں کے جلسے ہوئے ہیں تاکہ تنظیم میں از سر نو جان ڈالی جائے۔ ان کوششوں کی دو نوعیتیں ہیں۔ ایک طرف تعمیری پروگرام پر زور دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف کانگریسی تنظیم میں شیرازہ بندی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

گاندھی جی کا تعمیری پروگرام ہندوستان کی سیاسی تحریک کے لئے کوئی نئی چیز نہیں۔ ہر شکست کے بعد گاندھی جی اس پروگرام کو پبلک کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں تاکہ پبلک کی توجہ کو [illegible] کیا جائے۔ ان کا تعمیری پروگرام کوئی ترقی پسند سیاسی پروگرام نہیں ہے۔ اس میں غور و فکر کی گنجائش نہیں۔ اس وقت جو تعمیری پروگرام پیش کیا جا رہا ہے وہ مزدوروں کے [illegible] پر مبنی ہے۔ [illegible] ہندوستانی سماج کو ایک شخص واحد کی قیادت سے تابع کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ تنظیم کی یہ مختار مطلق رجحان کا پتہ دیتی ہے۔ فاسطیت سے اس تنظیم کی مماثلت اس امر سے اور واضح ہو جائے گی کہ یہ تعمیری پروگرام مسٹر گاندھی کی تنظیمات کے توسط سے روبہ عمل لایا جائے گا۔ ان تنظیمات کو ہندوستان کے سرمایہ داروں سے کافی مالی امداد ملتی ہے۔ سیکڑوں کانگریسی کارکن ان تنظیمات میں کام کرتے ہیں جن کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ان ساری تنظیمات اور ان کی پالیسی کی باگ ڈور بالآخر سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہوگی۔

"ایک قوم، ایک جماعت، ایک رہنما" کے نعرہ کی بنیاد پر کانگریس کی از سر نو تنظیم کی کوشش فاسطیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی قسم کے نعرہ کی بنیاد پر جرمنی میں نازی پارٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس طرح کانگریس کی تنظیم فاسطی جماعت کی حیثیت سے کی جا رہی ہے۔ مایوسی سے نجات پانے کا کانگریسی لیڈروں کے نزدیک یہی ایک طریقہ ہے۔ اس طرح کانگریس بڑے سرمایہ داروں کا آلہ کار بن جائے گی۔ آزادی وطن کے لئے لڑنے والے پنڈت جواہر لال کو [illegible] گزشتہ دو ایک سال میں ایک شکست سے دوسری شکست کی طرف لے گئے اور سیاسی و سماجی آزادی کی [illegible] کی طرف بھی [illegible] نہیں کی۔ ہندوستان کے لاکھوں باشندوں نے آزادی وطن کی خاطر قربانیاں کیں۔ سیاسی آزادی ہندوستانی عوام کی آزادی ہونی چاہئے مگر اونچے طبقوں کی۔ کانگریس ایسی قومی حکومت کا مطالبہ کر رہی ہے جو گوروں کے بجائے کالوں کی دفتری حکومت ہو۔ اس مفہوم میں تو آج بھی قومی حکومت موجود ہے کیونکہ موجودہ حکومت کی پالیسی کی تشکیل میں ہندوستان کے سرمایہ داروں کا زیادہ اثر ہے۔ ایک قومی سرمایہ دارانہ مملکت آج بھی موجود ہے۔ ہندوستان کے سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں اس قدر اقتدار کی منتقلی سے ہندوستان کے عوام کی حالت کچھ بہتر نہیں ہوتی۔

ہندوستان کے عوام یہ نہیں چاہتے کہ ان کی ۲۵ سالہ کشمکش آزادی کا خاتمہ اس افسوسناک طریقہ پر ہو۔ آزادی کے بجائے انہیں فاسطی غلامی میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ [illegible] انہیں علی الاعلان [illegible] کیا گیا [illegible] تنظیم کو منظم [illegible] بنایا گیا۔ اس جنگ میں جو [illegible] کے خلاف جاری ہے انہیں جمہوری قوتوں سے [illegible] تنگ نظر قومی [illegible] پروپگنڈے [illegible] ان کی قوتوں کو مشتعل کر دیا گیا اور اب انہیں سرمایہ داروں کے رحم و کرم پر چھوڑا جا رہا ہے۔ یہ مستقبل ہے جو کانگریس ہندوستانی عوام کے سامنے رکھ رہی ہے [illegible] پروگرام [illegible] ایک سمت [illegible]۔

کانگریس نے ہندوستانی عوام سے آزادی اور جمہوریت کا بلند بانگ وعدہ کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے عوام کو منظم کرنے کے بجائے اس نے ان میں انتشار پیدا کر دیا۔ اس نے قومی اتحاد کے نام سے عوام کو بے بس بنا رکھا ہے۔ ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے اس الجھن سے نکلنے کا ایک راستہ بتلایا ہے۔ یہی راستہ سیاسی، سماجی اور معاشی آزادی کی طرف لے جائے گا۔ [illegible] عوام کی آزادی کے لئے جد و جہد کی جا سکتی ہے۔ یہی ایک طریقہ ہے جو [illegible] کی فضا کو امید سے بدل سکتا ہے۔

مملکت ہفتہ وار

جلد ۴	۲۸ مئی ۵[illegible]ء	نمبر ۳۴

خوش آئند اقدام

مقامی جرائد میں اسوسی ایٹیڈ پریس کی اطلاع شائع ہوئی ہے کہ:

حکومت سرکار عالی نے طے کیا ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کی انجمن ہائے امداد باہمی کو اضلاع میں اجناس خوردنی کے حصول و تقسیم کے لئے استعمال کرے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مونگ پھلی اور دالوں کی برآمد کے لئے اجازت نامے بھی انجمن ہائے امداد باہمی کے سپرد کر دئے جائیں گے۔ اس سال ہونے کی برآمد نہیں کی جائے گی کیونکہ نقدی فصول پر حکومت کی عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے روئی کی کاشت کا رقبہ بہت کچھ کم ہو گیا ہے۔

یہ خبر نہایت خوش آئند ہے کہ حکومت سرکار عالی نے انجمن ہائے امداد باہمی کو اجناس خوردنی کی فراہمی اور تقسیم کے لئے ایک منظم پیمانہ پر استعمال کرنے کو ترتیب کر لیا ہے۔ امداد باہمی کی تحریک کا اولین مقصد یہ ہے کہ دولت پیدا کرنے والوں اور اس کو صرف کرنے والوں کو ایک دوسرے سے اس قدر قریب کر دیا جائے کہ درمیانی نفع اندوزی ناممکن ہو جائے۔ یہ بالکل ایک غیر سیاسی تحریک ہے جو استحصال کا قلع قمع کر کے ہر شخص کو بلا لحاظ مذہب طبقہ فائدہ پہونچاتی ہے۔ اگرچہ یہ تحریک ممالک محروسہ میں تقریباً نصف صدی سے جاری ہے لیکن یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ اس تحریک کو وہ کامیابی اور مقبولیت حاصل نہیں ہوئی جس کی وہ مستحق تھی اور ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ساہوکاروں کا طبقہ اس تحریک کے راستے میں مشکلات پیدا کرتا رہا اور اس تحریک کو بدنام کرنے کی حتی المقدور کوشش کی۔ اگر حکومت سرکار عالی ابتدا ہی سے اس تحریک کو ضروری اہمیت دیتی تو مزاحمتوں پر عبور حاصل ہو سکتا تھا لیکن کسی نہ کسی وجہ سے حکومت اپنے اس فرض سے غافل رہی جس کا اب ادعا ہر شہری خواہ ملک کو افسوس ہے۔ پبلک کارکنوں نے بھی جو عوام کے مفادات کی حفاظت کرنے کے مدعی ہیں اس تحریک میں قابل لحاظ دلچسپی نہیں لی۔ ان بے اعتنائیوں کے باوجود یہ تحریک زندہ اور کارگزار ہے جس کا سہرا مولوی سید فضل اللہ صاحب کے سر ہے۔

ناقابل برداشت ناانصافی

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں بتایا تھا کہ غلہ کی خریدی میں مزارعین کی جیب سے جو روپیہ نکلتا ہے اس کا صرف چالیس فی صد حصہ حقیقی مزارعین کو پہونچتا ہے اور بقیہ ساٹھ فی صد درمیانی اشخاص کی تجوریوں میں چلا جاتا ہے۔ اگر غلہ کی فراہمی اور تقسیم انجمن ہائے امداد باہمی کے توسط سے ہوا کرے تو اس ناقابل برداشت ناانصافی کا مستقل طور پر قلع قمع ہو جائے گا کاشتکار کو اس کی محنت کا پورا معاوضہ ملے گا اور صارفین درمیانی اشخاص کی نفع اندوزی کی زد سے بچ جائیں گے۔

کارپوریشن کا استقبال

اب جبکہ غلہ کی تجارت کا ایک قلیل حصہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے ہاتھ میں آ گیا ہے حکومت کا یہ فیصلہ نہایت مبارک اور مسعود ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر انجمن ہائے امداد باہمی کو اس ضروری خدمت گزاری کا ذمہ دار گردانا جائے۔ ہم نے یہ بھی سنا ہے ——— اور نہایت مسرت کے ساتھ سنا ہے ——— کہ خود حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو اجناس کی خرید و فروخت کے لئے ایک مرکزی انجمن امداد باہمی کی شکل دے کر مستقل طور پر قائم کیا جائے گا۔ خدا کرے کہ یہ منزل جلد طے ہو جائے۔

فوری توجہ کی ضرورت

جہاں تک ہمیں اطلاع ملی ہے سررشتہ امداد باہمی کا موجودہ عملہ اس زبردست تنظیمی اور تبلیغی مہم کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اس محکمہ میں تربیت یافتہ کارکنوں کی بڑی قلت ہے۔ ہم معزز صدر المہام فینانس اور مال سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس جانب فوری توجہ مبذول فرمائیں اور ہمارا یہ بھی خیال ہے ——— جس کا ہم نے اس سے قبل بھی اظہار کیا ہے ——— کہ جب تک محکمہ رسد قائم ہے سررشتہ جات زراعت اور امداد باہمی کو محکمہ رسد سے متعلق کر دینا نہایت ضروری ہے۔

انجمن ہائے امداد باہمی کو ترجیح

اس اشاعت میں کسی اور جگہ ہم نے ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں مراسلہ نگار نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سرٹیفیکٹ کی برآمدت کے اجازت نامے عطا کرنے میں انجمن ہائے امداد باہمی کو ترجیح دی جائے۔ ہم اس تحریک کی پوری تائید کرتے ہیں اور ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ عنقریب برآمدات کے اجازت نامے امداد باہمی کی ایسی انجمنوں کو عطا کئے جائیں گے جن کی قانون متعلقہ کے تحت رجسٹری ہو چکی ہو اور جن کے حسابات کی باقاعدہ تنقیح ہوئی ہو۔ اور جن کے ارکان میں کاشتکاروں اور صارفین کی اکثریت ہو۔ دالوں کی برآمد کا تعلق جہاں تک ہمیں علم ہے فی الحال حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے ہے ہم معزز صدر المہام بہادر فینانس سے متوقع ہیں کہ وہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو حکم دیں گے کہ دالوں کی برآمد حتی الامکان انجمن ہائے امداد باہمی کے توسط سے ہو۔

سوتی پارچہ کی نکاسی کس طرح ہو

گزشتہ دنوں کے بنتے ہوئے سوتی پارچہ پر جو نگرانی فی الوقت قائم ہے اس کے تحت بھی یہ بالکل ممکن ہے کہ جو پارچہ بیرون ممالک محروسہ سے درآمد کیا جاتا ہے اس کی درآمد اور داخلہ ملک اس کی تقسیم کے فرائض بھی ایک ایسی انجمن کے سپرد ہوں جو قانون امداد باہمی کے تحت رجسٹر ہوئی ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس انجمن کے ارکان میں اول تو اس کی حد تک جو تاجر پارچہ کو موقع دیا جائے اور بقیہ اس کی حد تک صارفین یا دستی پارچہ کے بافندوں کو موقع حاصل رہے۔ اگر ایسی انجمن قائم ہو جائے تو وہ بھی ایک مستقل ادارہ کی حیثیت سے قائم رہے گی۔

ہماری ایک اور تجویز یہ ہے کہ قانون انسداد ذخیرہ بندی اور نفع اندوزی کے تحت جو مال ضبط ہوتا ہے اس کی نکاسی کے لئے بھی انہی اصول پر ایک انجمن تشکیل دی جائے۔

اگر مسٹر ریلو کمشنر سوتی پارچہ اور مسٹر زین یار جنگ ناظم شہری رسدات اس جانب توجہ فرمائیں تو ہماری تجویز بھی قابل عمل اور مفید ثابت ہوگی۔

پبلک سرگرمیوں کا مقصد کیا ہے؟

اگر پبلک سرگرمیوں اور عوامی جد و جہد کا منشا عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا اور غریب طبقوں کو سرمایہ داروں یا بڑے زمینداروں کے استحصال بیجا سے نجات دلانا ہے تو امداد باہمی کی تحریک ہی ایک ایسا موثر ذریعہ ہے جو بلا شور و شغب اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر ہم نے اشتراکیت کو صحیح طور پر سمجھا ہے اور روس کی جانب غیر معمولی ترقیات کے صحیح طور پر پہچانا ہے تو ہمارا یہ دعا ہے کہ ہم صرف امداد باہمی کی تحریک کے ذریعہ حیدرآباد میں بغیر خون بہائے وہ سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں جو روس نے ایک خونی انقلاب کے ذریعہ حاصل کیا۔ ہم حیدرآباد کے پبلک

...ہے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس جانب توجہ فرمائیں اور مدد دینے ... کی صحیح ... گرفتاری کی ... اختیار کر لیا۔

اس امر حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اگر پبلک کارکن اس تحریک کی افادیت سے بخوبی واقف ہو جائیں تو بہت مناسب ہوگا کہ مولوی جمیل حسن صاحب پہلے وہ تنظیمات کی ابتدا ایک ایسی کانفرنس سے کریں جس میں جملہ پبلک کارکنوں اور دیگر غیر سرکاری عناصر کو مدعو کیا جائے تاکہ وہ اس تحریک کے معلومات اس کے فوائد نیز اس کے اصول و قواعد سے واقفیت حاصل کرسکیں ہمیں امید ہے کہ مولوی جمیل حسن صاحب اس جانب توجہ فرمائیں گے۔

اخبار تاج کے متعلق پبلک کارکنوں کی رائے

اخبار "تاج" کی مسدودی پر مختلف مکاتب خیال کے سربرآوردہ پبلک کارکنوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان کے مختصر اقتباسات درج ذیل ہیں:-

مولوی یاسین زبیری صاحب، مولوی سید قاسم رضوی صاحب، مولوی میر محمود علی صاحب اور مولوی حبیب محمد خان صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے:-

اخبار تاج نے اپنی تھوڑی سی حیات میں اپنی صداقت اور بے باکی کی وجہ اپنی اہمیت کو محسوس کروا دیا۔ لیکن اس کا خمیازہ اسے جس طرح سے بھگتنا پڑا وہ ہماری نظر میں صحیح نہیں ہے۔

مسٹر پی رام کشن راؤ ایڈوکیٹ نے فرمایا:-

"مجھے افسوس ہے کہ حکومت نے ہفتہ وار "تاج" کی مسدودی کو ضروری سمجھا۔ فی الحال اس ہفتہ وار کے مدیران ملک کی خالص خدمت کرنے کے متمنی تھے اور ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ حکومت اپنے اس فیصلہ پر غور مکرر کر کے اس جریدہ کے نوجوان مدیران کو ملک کی خدمت کرنے کا موقع دے گی۔"

"مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ سمجھتے ہیں کہ "اخبار تاج" ہفتہ وار کی مسدودی پر میں اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

"پنڈت وی نائیک راؤ صاحب بیرسٹر نے کہا ہے:- "اخبار تاج بے خوف و خطر ملک و مالک کی خدمت انجام دے رہا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ حکومت سرکار عالی نے اس ہفتہ وار کو مسدود کر دیا۔"

مسٹر راجہ مچندہ راؤ اپنی تحریر فرماتے ہیں:-

"اخبار تاج کے بند ہونے سے ملک کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ ملک میں کوئی ایسا اخبار باقی نہ رہا جو حقائق کا آزادی کے ساتھ انکشاف کرے کسی انجمن یا فرد کے نقائص کو پبلک مفاد کی خاطر ظاہر کرنے والا یہ واحد اخبار تھا۔"

مسٹر سریدھر نائیک بیرسٹر، مسٹر کیشو راؤ کاٹو، مسٹر جیا چاری، مسٹر بی۔ جی نائک، مسٹر بی جی کیسکر، مسٹر رام کشن دھوت نے بھی اخبار "تاج" کی مسدودی پر اظہار تاسف کرتے ہوئے حکومت سے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ اس اخبار کی دوبارہ اجرائی کی اجازت دے گی۔

اعلان بالفور کے خلاف عربوں کا احتجاج

بیت المقدس۔ اعلان بالفور کی سالگرہ کے دن فلسطین کی عرب پارٹی کے ایک جلسہ میں فلسطین کے مختلف شہروں کے نمائندگان نے صیہونی سرگرمیوں اور فلسطین میں یہودیوں کی ریاست بنانے کی موافقت میں صدر روزویلٹ کے اعلان کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے شرکت کی۔

جلسہ کے اختتام پر حسب ذیل تجاویز اتفاق رائے سے پیش ہو کر منظور ہوئیں کہ اعلان بالفور کو رد کر دیا جائے۔

فلسطین میں یہودی ریاست بنانے کے حق کی تردید۔

ملک میں حکومت کے دس ہزار تین سو یہودیوں کے داخلہ کی اجازت دینے کے فیصلہ کے خلاف احتجاج۔

یہودی بٹالین کی تشکیل کے خلاف احتجاج۔

فلسطین عربوں کے متعلق عربی حکومتوں کے اس طرز عمل پر جس کا اظہار عرب جنرل کانفرنس کی انتظامی مجلس نے کیا ہے اظہار تشکر۔

فلسطین کو جو عرب ملک ہے بچانے کی جدوجہد کی خاطر میں مدد دینے کے لئے عرب ممالک کے فیصلہ کے متعلق اظہار مسرت۔

حکومت برطانیہ سے نظربندوں کی رہائی کا مطالبہ عربوں سے مطالبہ کہ وہ ایسے دلالوں سے قطع تعلق کریں جو عرب زمینوں کو یہودیوں کے ہاتھ بیچتے ہیں۔

مسٹر روزویلٹ اور مسٹر ڈیوی کے حالیہ بیانات کے خلاف شدید احتجاج۔

اس امید کا اظہار کہ نئے ہائی کمشنر عربوں اور برطانیہ کے تعلقات میں نئے باب کا آغاز کریں گے۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ تجاویز حکومت فلسطین اور عرب ممالک کی حکومتوں کے پاس روانہ کر دی جائیں۔

جلسہ کے اختتام پر حاضرین نے قسم کھائی کہ وہ عربی ممالک کو یہودیوں کے پنجے سے بچانے کی سرتوڑ کوشش کریں گے۔

پاکستانی اقلیتوں کا تحفظ

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۱)

جس طرح صنعتی مزدوروں کے حقوق کا تحفظ قانونی شکل میں کیا جاتا ہے اسی طرح زراعتی مزدوروں کی حالت سدھارنے کی کوشش ضروری ہے۔ ان کی بھی اور ان کے بچوں کی تعلیم کا انتظام ہونا چاہئے۔ بیگار ممنوع ہو جانا چاہئے۔ زبردستی چندہ وصول نہ کیا جائے۔ اس قسم کے دوسرے ضروری قوانین کا نفاذ کیا جائے۔

ڈاکٹر سید یار جنگ کا صحافتی بیان

ڈاکٹر سید یار جنگ بہادر صدر جماعت اتحاد و ترقی نے حسب ذیل صحافتی بیان جاری کیا ہے۔

عرصہ ہوا میں حیدرآباد کی پبلک زندگی سے مایوس ہو چکا تھا لیکن جس بات نے مجھے جماعت اتحاد و ترقی میں شریک ہونے پر آمادہ کیا وہ یہ تھی کہ ایسے زمانہ میں جبکہ فضا پر فرقہ واریت چھائی ہوئی ہے چند ہی پبلک کارکن ایسے بھی موجود ہیں جو فرقہ وارانہ جذبات سے بالا ہیں اور شاہان آصفیہ کے قدیم اور آزمودہ مسلک پر قائم ہیں جس نے ہمیشہ مختلف فرقوں کو سیاسی و معاشی مسائل پر کبھی دست و گریباں ہونے نہیں دیا۔ [illegible] ایسے گروہ کی موجودگی میری نظر میں ایسے توقعات میں سہولت پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔ چنانچہ میں نے اس جماعت میں شرکت کی اور اب [illegible] دوست مولوی ابرار محمد خاں صاحب کے اصرار پر اس جماعت کی صدارت قبول کر رہا ہوں۔

ہماری یہ کوشش رہے گی کہ فرقہ وارانہ اتحاد باہمی رواداری اور صحیح ترقی کے اس مسلک کو برقرار رکھیں جو حضرت آصف جاہ اول نے اس مملکت کے قیام کے وقت متعین کیا تھا۔

جیسا کہ ہماری جماعت کے نام سے ظاہر ہے ہم اتحاد اس لئے نہیں چاہتے کہ موجودہ سیاسی و معاشی توازن کو برقرار رکھیں بلکہ اتحاد کی غایت ملک کی ترقی اور فلاح ہے۔ جو حضرات ہمارے اس مسلک سے متفق ہوں اور یہ یقین رکھتے ہوں کہ مشترکہ کوششوں کے بغیر حقیقی ترقی ممکن نہیں ہے مجھے توقع ہے کہ ہماری جماعت میں شریک ہو کر اس جماعت کی افادیت میں اضافہ کریں گے۔

غیر جماعتی لیڈروں کا اقدام

سمجھوتہ کے لئے ایک جدید اساس کی تلاش

مسلم لیگ کی تائید کے بغیر کوئی اسکیم کامیاب نہیں ہوسکتی

"کیپیٹل" کا نامہ نگار (مقیم دہلی) تحریر کرتا ہے کہ شملہ کی ناکامی کے بعد ہندوستان کے سیاسی افق پر ایک تعمیری کوشش کی جھلک نمودار ہو رہی ہے۔ سر تیج بہادر سپرو کی کوششوں سے غیر جماعتی لیڈر سیاسی تعطل کو ختم کرنے کے لئے قدم اٹھا رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس کام میں بہت دشواریاں ہیں جن سے سر تیج بے خبر نہیں ہیں۔ اس کوشش سے کم از کم اتنا تو ہوا کہ مایوس کن فضا میں کچھ ہلچل پیدا ہوگئی۔ غیر جماعتی کانفرنس کی مجلس قائمہ نے جو قرارداد شائع کی ہے وہ ایک ایسی تحریک پر مشتمل ہے جو کچھ عرصے سے فضا میں موجود تھی۔ مسٹر گاندھی کی رہائی کے بعد سر تیج بہادر نے یہ تجویز سوچی تھی لیکن اس کو منظر عام پر لانے کے لئے ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ اس تحریک کی کامیابی کے لئے کئی مرحلے طے کرنے کی ضرورت تھی۔ مثلاً سیول نافرمانی کے احیا کی دھمکی کا ختم ہوجانا ضروری تھا۔ مسٹر گاندھی نے اس اندیشہ کو خود رفع کر دیا۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنے کی ضرورت تھی کہ کانگریس اس اقدام کو ناپسند نہیں کرے گی۔ کیونکہ ایسی کوشش بے نتیجہ ہوگی اگر اس کو ملک کی بڑی سیاسی جماعت کی تائید حاصل نہ ہو۔ اب مسٹر گاندھی نے سر تیج بہادر سے وعدہ کیا ہے کہ غیر مشروط طور پر اس تحریک سے اشتراک عمل کروں گا۔

گاندھی جناح گفتگو ختم ہونے تک سر تیج کو اپنی تحریک ملتوی کرنی پڑی۔ اگر یہ گفتگو کامیاب ہوجاتی تو سر تیج بہادر سپرو کی تحریک غیر ضروری ہوتی۔ بدقسمتی سے گاندھی جناح گفتگو کی ناکامی اس بات کی متقاضی ہوئی کہ دوسرے لیڈر سمجھوتے کی کوشش کریں۔ گاندھی جناح گفتگو کے اختتام کے فوراً بعد سر تیج اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کی تحریک کی کامیابی کے لئے دو شخصیتوں کا اشتراک عمل ضروری ہے۔ انھوں نے مسٹر گاندھی کی رضامندی حاصل کرلی ہے اور اب وہ مسٹر جناح سے گفتگو کریں گے۔

جس طرح اس نئے اقدام کی کامیابی کے لئے مسٹر گاندھی کی تائید ضروری ہے اسی طرح مسٹر جناح کا اشتراک عمل بھی ناگزیر ہے۔ کانگریس کے بعد ارکان کی تعداد اور حیثیت کے اعتبار سے لیگ کو اہمیت حاصل ہے۔ کسی دستوری یا سیاسی اقدام کی کامیابی کے لئے لیگ کی تائید فیصلہ کن ہے۔ مسٹر جناح سے کس حد تک مدد حاصل ہوسکتی ہے اور اس سے کیا توقعات ہیں؟ اس کا جواب نفی میں ہے۔ اس جواب کی بنیاد سیاسی اور فرقہ وارانہ اسباب ہیں۔ دو یا تین سال پہلے جو تلخ مناقشہ رہا ہے اس کی وجہ سے سپرو جناح تعلقات زیادہ خوشگوار نہیں ہیں۔ بہر حال اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ایک بڑے مسئلے کے مقابلے میں یہ دونوں قائد تلخیاں پس پشت ڈال دیں گے۔ تب بھی کل ہند دستور سے متعلق مسٹر جناح کا نقطہ نظر ایک غور طلب مسئلہ ہے۔

تاہم صورت حال اتنی مایوس کن نہیں ہے۔ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ سیاسی و فرقہ وارانہ مسائل کے حل کے لئے جو تحقیقات کی جائیں گی وہ مسٹر جناح کے مطالبات سے متاثر ہوں گی۔ بہر حال کسی قسم کے دستور کی تشکیل سے پہلے ضروری ہے کہ ماہرین دستور چھان بین کریں۔ موجودہ اقدام کا یہی منشا ہے۔ یہ ایک اچھی علامت ہے کہ مسٹر گاندھی نے اس بات پر اصرار کیا ہے کہ مجوزہ کمیٹی میں ایسے لوگ شریک کئے جائیں جو کسی جماعت کے وفادار نہیں ہیں اور جنھوں نے ان نظریات سے اپنے آپ کو وابستہ نہیں کیا ہے جو اس وقت ہندوستان کی سیاسی فضا میں پائے جاتے ہیں۔ اس کمیٹی میں وظیفہ یاب ججوں اور یورپین افراد کی شمولیت کمیٹی کے نقطہ نظر کو غیر جانبدار بنانے کا باعث ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ یہ چیز مسٹر جناح کے لئے قابل قبول ہو۔

اس اقدام کی اور بھی دو نمایاں خصوصیات ہیں۔ ایک یہ کہ کمیٹی اپنا کام ایک ماہ میں ختم کرنے کی توقع رکھتی ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ وقت ضائع کرنے والی مجوزہ نہیں ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ خالص ہندوستانیوں کی کوشش ہے جس میں کوئی سرکاری مداخلت نہیں ہے۔ اس تجویز کو گاندھی جی کی تائید حاصل ہے جو اس کی مقبولیت کے لئے ضروری تھی۔

پٹنہ سے ایک دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گاندھی جی مرکزی حکومت میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نصف نصف کی بنیاد پر اقتدار کی تقسیم کے اصول پر غور کرنے پر آمادہ ہیں یہ اطلاع ابھی توثیق طلب ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہندو مسلم سمجھوتے کی سمت میں یہ ایک اہم اقدام ہے۔ اس سے قطع نظر کہ یہ تجویز انتہا پسند ہندوؤں کے لئے قابل قبول ہوگی مسٹر جناح کے لئے یہ ناقابل قبول نہیں ہوسکتی جنھوں نے اسی قسم کی تجویز چند سال قبل لارڈ لنلتھگو کے آگے پیش کی تھی۔ اگر مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح اس پر رضامند ہوجائیں تو اس سے پاکستان کا مناقشہ اگر ختم نہیں تو ملتوی ضرور ہوجائے گا کیونکہ پاکستان کا مطالبہ ہندو تسلط کے اندیشے پر مبنی ہے۔

اس سے قطع نظر سر تیج بہادر سپرو کی تجویز میں دوسرا مرحلہ اس کمیٹی کی ترتیب ہے اور اس کے بعد مسٹر جناح سے گفتگو بہت کچھ مسٹر جناح کی روش پر منحصر ہے۔ اگر مسٹر جناح سے کوئی مدد نہ ملے تو تب بھی کمیٹی اپنا کام جاری رکھے گی۔ جو اسکیم بالآخر مرتب کی جائے گی وہ لیگ کی تائید کے بغیر زیادہ اہم نہ ہوگی۔ اس سے صرف موجودہ سیاسی جمود میں ایک ہلچل پیدا ہوگی۔

راجہ جی کا خطبہ گمراہ کن اور تعصب آمیز ہے

ڈاکٹر ایم اے ملک کا بیان

کلکتہ ۱۰ نومبر

ڈاکٹر ایم اے ملک ممبر بنگال مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی و رکن مجلس عاملہ بنگال صوبائی مسلم لیگ نے اپنے ایک بیان میں مسٹر راجگوپالاچاریہ کے حالیہ خطبہ تقسیم اسناد جامعہ ناگپور کو ہندوستانی سیاسیات کے متعلق ایک تعصب آمیز اور گمراہ کن تقریر کہا ہے جو ان کی رائے میں مسلمانوں کے خلاف کی گئی ہے۔

مسٹر راجگوپالاچاریہ کے اس خیال کا ذکر کرتے ہوئے کہ جب ایک خود مختار مملکت کی پیشکش کی گئی اور جب اسکو قبول کرنے سے انکار کیا گیا تو ایسی مملکت کے خطرات زیادہ شدید نمایاں ہوگئے۔

مسٹر ملک کہتے ہیں کہ راجہ جی کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مسلمانوں کو ایک خود مختار مملکت کی پیشکش کی گئی کیونکہ جن کے نام ہوئے کہ ایسی مملکت کو سنجیدہ طور پر پیش کیا گیا تھا اور گاندھی جناح ملاقات اس منزل پر پہنچی ہی نہیں کہ مذکورہ مملکت پر گفتگو ہوسکے۔

موصوف نے راجہ جی کے اس بیان کو بھی غیر صحیح بتایا ہے کہ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ جب تک پاکستان کے حدود میں غیر مسلم علاقوں کو شامل نہ کیا جائے پاکستان کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

اپنے بیان کے آخر میں مسٹر ملک نے یہ رائے ظاہر کرتے ہوئے کہ اگر صوبوں کے گورنر جامعات کے جلسے تقسیم اسناد کی صدارت کرنے سے انکار کر دیں تو بہتر ہے کیونکہ ان میں سیاسی تقریریں کرنے کے لئے جامعاتی میدان کو دور کیا جائے۔

پنجاب صوبائی مسلم لیگ کا اعلان نامہ اور تعمیری پروگرام

پاکستانی اقلیتوں کا تحفظ

"آل انڈیا مسلم لیگ کی تجویز لاہور کے مطابق مسلم لیگ کا نصب العین پاکستان ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مکمل طور پر آزاد ہندوستان میں آزاد مسلم ریاستوں کا قیام ہمارا عقیدہ ہے۔ کیونکہ آزادی ہر فرقے کی جداگانہ حیثیت کو خاطر میں لاتی ہے اس لئے ہم ہندوستان میں بسنے والی تمام قوموں کو حق دیتے ہیں ہندو اور مسلمان جو سب سے بڑی قومیں ہیں آزادانہ طور سے ترقی کرنے کے تمام مواقع بہم پہنچائے گی۔ ہم آزادی کے اس نظریئے کے مخالف ہیں جو ایک قوم پر دوسری قوم کے تسلط کا حامی ہو مسلم لیگ کی پالیسی میں کسی قسم کا ابہام نہیں ہے ہم اپنی آزادی اور اپنی خود مختاری ریاست بنانے کے لئے کسی قسم کی دست درازی برداشت نہیں کر سکتے ساتھ ہی ساتھ ہم یہ بھی عہد کر چکے ہیں کہ ہم ہندوستان کے باشندوں کی آزادی کے لئے پورے عزم و استقلال کے ساتھ جدوجہد کریں گے۔

"ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم ان تمام قوموں کے حقوق اور مفاد کا تحفظ اور ان کی جائز خواہشات کی تکمیل کریں گے جو اقلیت کی حیثیت سے پاکستان میں آباد ہوں گی۔ ہمارا مقصد یہ ہوگا کہ یہ تمام قومیں اپنی امتیازی اور واجب الاحترام تہذیبی روایات کے مطابق علیحدہ ... اور سیاسی اور معاشی آزادی کے ساتھ ... قائد اعظم کے ارشاد کے مطابق پاکستان کی حکومت کو اس آزاد مملکت کے جمہور کی رضامندی اور حمایت حاصل ہوگی اور اس ضمن میں ذات، عقیدے اور رنگ کا امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔"

اس اعلان کے بعد پنجاب صوبائی مسلم لیگ کا اعلان نامہ ... شائع ہوا ہے جو ورکنگ کمیٹی نے ... گذشتہ ... سے منظور کیا ہے یہ اعلان نامہ قومی حلقوں اور محبان وطن کی صفوں میں نہایت مسرت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور کانگرس اور لیگ کو ایک دوسرے سے قریب لانے اور بدقسمتی سے ... دور کرنے میں مفید ثابت ہوگا جو بعض غیر مسلم حلقوں میں غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔

جیسا کہ ہمارے معاصر نوائے وقت (لاہور) نے لکھا ہے مسلم لیگ کے بعض مخالف اس پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ وہ انگریز کے زیر سایہ پاکستان قائم کرنا چاہتی ہے۔ اس منشور (اعلان نامہ) نے اس طعنہ کا خاتمہ کر دیا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں کے اخبار زمیندار (لاہور) نے بھی

مارننگ نیوز کی اشاعت میں اس اعلان نامہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ایک ہندو دوست نے کہا کہ جب پاکستان میں ہندوؤں کو محکوم بنانے کی بجائے انہیں معاملات اختیارات میں شریک کیا جائے گا اور ان کے حقوق و مفاد اور ان کی ثقافت اور مذہبی آزادی بھی محفوظ ہوگی۔ وہ مسلمانوں کی طرح مساوی سلوک کے مستحق ہوں گے تو پھر موجودہ نظام حکمرانی اور پاکستان میں کیا فرق ہے؟ یہ فرق صرف یہ ہے کہ موجودہ نظام انگریز کے سایہ میں ہے اور پاکستان پر ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ قوت مسلط ہوگی جو غیر ملکی تسلط کو کسی صورت میں آگے نہ بڑھنے دے گی۔

یہ اعلان نامہ پنجاب کی سیاسی اور معاشی زندگی کے تقریباً تمام شعبوں کا جائزہ لے کر تیار کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا لائحہ عمل پیش کرتا ہے جس پر کاربند ہو کر مسلم لیگ صحیح معنوں میں پنجاب کے جمہور کے مصائب میں کمی کر سکتی ہے اور تحریک آزادی کو تقویت پہنچا سکتی ہے۔

مسلم لیگ مسلمانوں کی قومی جماعت ہے اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس صوبے کے مسلم عوام کی ترجمانی کرے۔ یہ جماعت مسلمانوں کی مذہبی اور تہذیبی روایات اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس کوشش کے ضمن میں کسی قوم کے جائز اور مناسب مفاد کی مزاحمت نہیں کی جائے گی۔

مسلم لیگ اس اصول کی حامی ہے کہ حکومت کے جمہوری اصولوں پر کاربند رہنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عوام آزاد ہوں اور حکام کو اقتدار یا طاقت کے غلط استعمال سے روک سکیں۔ اس لئے مسلم لیگ اس کی کوشش کرے گی کہ پنجاب شہری آزادی میں کمی کرنے کے بجائے اس کو وسعت دے جس میں تقریر، تحریر، پریس اور جماعت بندی کی آزادی شامل ہے۔

تعلیم کے سلسلہ میں لیگ کا مطالبہ ہے کہ سب سے پہلے ابتدائی تعلیم مفت اور لازمی جلد سے جلد کی جائے۔ اس کے علاوہ تعلیم بالغان کا بھی انتظام جلد سے جلد کیا جائے۔ اعلیٰ تعلیم کے نظام میں تبدیلی اور ٹیکنیکل تعلیم رائج کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلم لیگ تمام اقلیتوں کے اس حق کی محافظ ہے کہ وہ اپنے مذہب، تہذیب اور روایات کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ اس کے علاوہ لیگ نے نصاب تعلیم میں ضروری تبدیلی کا بھی مشورہ دیا ہے اور خاص طور سے تعلیم نسواں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

مسلم لیگ کو اس کا احساس ہے کہ بغیر صنعتی ترقی کے کوئی جدید ریاست خوشحال نہیں رہ سکتی۔ اس لئے صنعتی ترقی کی تنظیم کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کی بنیاد اس اصول پر ہوگی کہ ریاست ہر اس آدمی کو جو کام کرنے کے قابل ہو روزگار مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوگی اور اس صنعتی ترقی کا مقصد شخصی ... کے لئے منافع مہیا کرنا نہیں ہوگا بلکہ عوام کی فلاح ... کرنا ہوگا۔

موجودہ صنعتی مزدوروں کے ساتھ حکومت پنجاب کا برتاؤ اچھا نہیں ہے اس کے تدارک کے لئے لیگ حسب ذیل پروگرام پیش کرتی ہے (۱) مزدوروں کی بہبودی کے لئے بین الاقوامی میثاق پر عمل ہو۔ (۲) صنعتی مزدوروں کے کام کے گھنٹوں میں کمی۔ (۳) مزدوری کا ایک معیار مقرر کرنا اور دوران جنگ میں مہنگائی بھتے کا انتظام جو ضروریات زندگی کی قیمت کے تناسب سے بڑھایا جائے۔ (۴) فیکٹری، مزدور، محنت کش اور مزدوری سے متعلق جو قوانین ہیں ان پر عمل درآمد۔ (۵) مزدوروں کے مکانوں کی حالت درست کرنا اور مزدور طاقتوں کی حفاظت کا انتظام۔ کارخانوں میں بہتر روشنی اور ہوا پہنچانے کے لئے قانون کا نفاذ۔ (۶) اجتماعی معاہدے کے اصول کو تسلیم کرنا۔ مزدوروں کے اس حق کو تسلیم کرنا کہ وہ اپنے مفاد کا تحفظ ٹریڈ یونین بنا کر کر سکتے ہیں۔ (۷) مزدوروں کی بے روزگاری، بیماری، بڑھاپا اور زچگی میں امداد کے لئے قانون کا نفاذ۔ (۸) اس مقصد کے لئے حکومت کو چاہیے کہ وہ ایک معقول لیبر ڈیپارٹمنٹ قائم کرے جو مزدوروں کی خبرگیری کر سکے۔

درمیانی طبقے کی بے روزگاری کی طرف بھی حکومت کو توجہ کرنی چاہیے۔

چھوٹے زمینداروں، کسانوں اور ان کاشتکاروں کی حالت درست کرنے کے لئے جن کے پاس اپنی زمین نہیں ہے مسلم لیگ زرعی ترقی کی حامی ہے۔ وہ اس کی کوشش کرے گی کہ زمین کی پیداوار بڑھے اور دیہاتوں کی فاضل آبادی کی کھپت شہروں کی صنعت میں ہو سکے۔

کسانوں کے موجودہ مصائب میں کمی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے سر سے قرضے کا بوجھ کم کیا جائے ... زرعی قرضے کی منسوخی ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ ضروری ہے کہ قرضے کے بنیادی اسباب دور کئے جائیں۔

کسانوں کو بیوپاریوں کی دست درازی سے بچانے کے لئے حکومت کو امداد باہمی کے طریقے کا انتظام کرنا چاہیے اور کسانوں کی امداد باہمی کی انجمنیں قائم ہونی چاہئیں۔

قانون انتقال اراضی نے پنجاب کے غریب کسانوں کو کافی فائدہ پہنچایا ہے لیکن اس کے مقاصد میں ابھی اور زیادہ توسیع کی ضرورت ہے۔ صرف غیر زراعت پیشہ لوگوں ہی سے نہیں بلکہ زراعت پیشہ سود خوروں اور بڑے زمینداروں سے بھی مزارعین کی زمین کو بچانا چاہیے۔ ہمارے خیال میں قانون کے ذریعہ یہ اصول بنا دیا جائے کہ کوئی شخص اس مقررہ رقبے سے زیادہ زمین نہ خرید سکے اور کسی کے پاس اگر ایک مقررہ رقبے سے زیادہ زمین ہو تو ... وجہ سے وہ زمین بیچنے کی اجازت نہ ہو۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ ہو)

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید

برطانوی حکومت نے اُس طریقے پر غور نہیں کیا جس کی کہ صورت حال کے پیش نظر ضرورت تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے اعتمادی بڑھنے لگی اور اتنی بڑھی کہ اس نے مرض کہنہ کی صورت اختیار کرلی۔ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہندوستانی قائدین نے اس معاملہ میں اپنی جانب سے کوئی غلطی نہیں کی۔ ہم نے غرور نے سہری اور بے اعتمادی کے جذبہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے کی کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گفت و شنید ٹوٹ گئی۔ ہمارے غرور اور تدبیر و فراست کے فقدان نے برطانوی حکمت عملی کو تقویت پہونچائی۔ (راجگوپال چاری)

کیا یہ صحیح ہے کہ:-

(۱) اکثر مقامی اخبارات کی ادارت کی باگ ڈور مدیر "پیام" بھی توسط مدیر "وقت" سنبھالے ہوئے ہے۔

(۲) آندھرا کانفرنس ان مواضعات میں ہندو مسلم اتحاد کے جلسے منعقد کرنا چاہتی ہے جہاں نہ تو مسلمانوں کی آبادی ہے اور نہ ہندو مسلم اختلافات کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔

(۳) بعض مقامی اخبارات رعایتی نرخ پر حاصل کئے ہوئے کاغذ کو اپنے اخبار کی طباعت کے لئے استعمال کرنے کے بجائے چور بازار میں فروخت کر رہے ہیں۔

(۴) تعلقہ سنہ منور ضلع رائچور کے ایک ممتاز پبلک کارکن حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف محض اس وجہ سے پروپگنڈہ کر رہے ہیں کہ نفع اندوزی کے الزام میں ان کے غلہ کی دوکان برخاست کردی گئی۔

(۵) حیدرآباد میں اخبارات کی اجرائی کا منشا قارئین سے زیادہ مشتہرین کی خدمت کرنا ہے۔

(۶) مستند صاحب انہیں الفرپاے اس امر پر احتجاج کیا ہے کہ بکروں کی قیمت پر نگرانی

کیوں نہیں قائم کی گئی۔

(۷) ایک فاضل مدیر قضاءت چھوڑ کر وزارت کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

دودھ پر نگرانی کے احکام۔ (ایک خبر)

مگر شیر اردو اس سے مستثنیٰ ہے۔

تعلیمی کانفرنس رعایائے ملک سرکار عالی کے پانچویں سالانہ جلسہ میں جو بصدارت پنڈت کشن کول منعقد ہوا اردو کے خلاف تقریریں کی گئیں۔ (ایک خبر)

اور لطف یہ ہے کہ یہ تقریریں اردو ہی میں کی گئیں۔

ایک غیر معتمد اطلاع ہے کہ:-

مسٹر تیج بہادر سپرو کی سیاسی تعطل کا حل دریافت کرنے والی کمیٹی میں حیدرآباد سے صرف دو اراکین کو منتخب کیا جارہا ہے:- (۱) مولوی قاضی عبدالغفار صاحب (۲) مسٹر شنکر راؤ بورگاؤنکر

ہم اس امر پر احتجاج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مسٹر پابھی کشن راؤ اور مولوی سراج الحسن صاحب ترمذی بھی اس اعزاز کے مستحق تھے۔

انتہائی قتور اقلیت کو بھی یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ ہر وقت اکثریت کی حق بجانب خواہشات کو رد کردے۔ (راجگوپال چاری)

آزادی کے نام سے اقلیتوں پر مسلط ہونے اور تعداد کے بل بوتے پر اپنا راج قائم کرنے کی خواہش واقعی اکثریت کی حق بجانب خواہش ہے۔

مسایوں کو کرتے ہیں غلامی پہ رضامند
تاویل مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

اسوسی ایٹیڈ پریس کی اطلاع ہے کہ:-

حیدرآباد پیپلز ایجوکیشنل کانفرنس کے سلسلہ میں کل ہند ہندی جرائد کی نمائش پنڈت راماچاری کے مکان واقع عابد روڈ پر منعقد ہوگی۔

ہم اب تک اس مغالطہ میں تھے کہ پنڈت راماچاری کو صرف کنڑی اور اردو جانتے ہیں۔

مسٹر پی ادی ایچ کاؤنسل صدر بہار اسٹوڈنٹس کانگریس کمیٹی نے اپنی ایک تقریر میں طلب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ سیاسیات سے علحدہ نہ ہوں۔ (ایک خبر)

معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی ہند کے طلبا اب سیاسیات سے زیادہ دلچسپی نہیں لے رہے ہیں مگر حیدرآباد میں ان کے مقلدین جنھوں نے "اسن" کے نام سے اپنے آپ کو منظم کر لیا ہے نہ صرف سیاسیات دلچسپی لیتے ہیں بلکہ ایسے کمیونسٹ پیدا کر رہے ہیں جو سرمایہ پرست اشتراکی بھیا کا مرید جھنکار پرشاد کی بھیٹ!!

دفتر روزنامہ "پیام" حمایت نگر سے مکان نمبر ۳/۱۰۰ اکرم جاہی روڈ منتقل ہوچکا ہے۔ (ایک خبر)

ہم سررشتہ تعمیرات کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس کے ایک مکان سے "پیام" جیسا اخبار شائع ہوتا ہے۔ ہمیں سررشتہ سے توقع ہے کہ وہ کرایہ کے تعین میں کوئی رعایت ملحوظ رکھے گا اور "پیام" سے متوقع ہیں کہ وہ سررشتہ تعمیرات کی حد تک تعمیری تنقید کے حالیہ مسلک پر قائم رہے گا۔

مسلم عوام نے ایک بے تعلقی سی پیدا کرلی ہے۔ ان کی دلچسپیاں ختم ہو رہی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجلس اپنے کھوئے ہوئے مقام کو پھر سے حاصل کرے .... میں اپیل کروں گا کہ مجلس کے موجودہ انتشار کے دور کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ (مدیر وقت)

"اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست"

نگاریی کالریز کمپنی لمیٹڈ

آنریبل صدرالمہام فینانس کی صحافتی کانفرنس میں تقریر

حیدرآباد ۲۵ اردی بہشت — آنریبل مسٹر غلام محمد صدرالمہام فینانس سرکار عالی نے کل دفتر فینانس میں ایک صحافتی کانفرنس منعقد کی جس میں آپ نے ان تمام امور کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جن کے تحت حکومت سرکار عالی نے سنگاریٹی کالریز کمپنی لمیٹڈ کے جو حصص ہیں ان میں ... فیصد حصص کو برطانیہ عظمیٰ کی ... سے خرید کیا ہے۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے آنریبل صدرالمہام موصوف نے خریداری حصص کی ضرورت اور اس کے مختلف مراحل اور ... کے معاوضات کی وضاحت فرمائی۔ سنگاریٹی کالریز کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے آنریبل موصوف نے فرمایا "مسرز ولیم ... اینڈ ... اسٹیوارٹ کو ریاست حیدرآباد میں ۹۹ سال کے لئے ... حقوق کان کنی کی اجارہ داری دی گئی۔ انہوں نے ... "حیدرآباد دکن کمپنی" کے نام سے ایک کمپنی قائم کی جس کے ذریعہ ریاست حیدرآباد کی کان کنی کی اکثر ... سرگرمیاں ... کے ہاتھ میں رہیں یا ان کمپنیوں کے اختیار میں رہیں ... کمپنی نے کوئلے کے حقوق منتقل کئے ۱۹۲۰؁ء میں کمپنی ... ریاست حیدرآباد میں سنگاریٹی کی کوئلہ کی کان کے علاوہ ... تقریباً ۳۰۰۵۱ مربع میل کے رقبہ کے پٹے ... آپ کے علاقے پٹے ... علی الترتیب ۱۹۲۰؁ء اور ۱۹۴۲؁ء ... دیئے گئے۔

۱۹۲۰؁ء میں سنگاریٹی کالریز کمپنی لمیٹڈ قوانین حیدرآباد کے تحت قائم ہوئی اور اس کی رجسٹری عمل میں آئی۔ اس کمپنی ... ۹۰ فیصد حصص حیدرآباد دکن کمپنی نے حاصل کئے چونکہ ... رقبوں میں کان کنی کے حقوق سنگاریٹی کالریز کمپنی کو منتقل کئے گئے تھے اس لئے حکومت سرکار عالی ملک کی روز افزوں صنعتی ضروریات کے مطابق اس رقبہ کو ترقی دینے کے ... جنگ سے پیدا شدہ حالات کے باعث ... دوسری صنعتوں میں زیادہ اجرت حاصل کر سکتے ہیں ... کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد میں کمی ہو گئی نتیجہ ... کوئلہ کی مقدار میں بھی کمی ہو گئی۔ حکومت سرکار عالی نے بالعموم بعد از جنگ ترقیات کی اسکیموں کے تحت اور بالخصوص ... جنگ کے سلسلہ میں کوئلہ کی پیداوار کو برقرار رکھنے اور بڑھانے کی غرض سے یہ امر ضروری متصور کیا کہ سنگاریٹی کالریز کمپنی کے زیادہ سے زیادہ حصص حاصل کر کے کمپنی ... کو حکومت کی نگرانی میں لایا جائے ... اس کی بھی ضرورت محسوس کی گئی کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے کوئلہ ... اور دیگر معدنیات کے متعلق ... کی حیدرآباد دکن کمپنی کے مراعات اور حقوق کو حاصل کر کے کمپنی ... مستقل ... کا احتمال ...

جائے۔ اسلئے حکومت سرکار عالی نے سنگاریٹی کالریز کمپنی لمیٹڈ کے حصص ڈیبنچرس کو ممالک محروسہ سرکار عالی کے کوئلہ اور دیگر معدنیات کی کان کنی سے متعلق تمام حقوق و مراعات کے ساتھ حاصل کرنے کے فروخت کنندگان کو ۳۱۸۲۰۱۱ روپیہ کلدار ادا کئے۔ اس کے مقابلہ میں حصص سرمایہ کی قیمت اوسطاً ۱۳۲۰۰۲۴۰ روپیہ ہوتی ہے۔ یہ قیمت حصص کے موجودہ بازاری نرخ کے حساب سے ہوتی ہے۔ اس طرح ۲۲۱۹۳۰۵ روپیہ کلدار کا خالص منافع حاصل ہوا۔

اس کے علاوہ حیدرآباد دکن کمپنی کے دس ہزار ڈیبنچر بھی ان کی اصل قیمت اور حاصل شدہ منافع اور ایک قلیل پریم کے ساتھ خرید لئے گئے۔ ان ڈیبنچرس کو حکومت سرکار عالی کو ساری رقم وصول ہو گی۔ سنگاریٹی کالریز سے اب جو رقم رائلٹی ... وصول شدنی ہیں وہ تقریباً (۱۲۰) پونڈ سالانہ کی ہیں۔

اس کے بعد صدرالمہام فینانس نے فرمایا "خریداری حصص کے متعلق حسب ذیل امور حکومت سرکار عالی کے زیر غور تھے۔

(۱) سنگاریٹی کالریز کمپنی کا مالیاتی موقف (۲) گزشتہ زمانہ میں کمپنی نے جو رقم منافع تقسیم کیں (۳) مستقبل میں کمپنی کے ترقی کے امکانات (۴) کمپنی کے مراعات اور پٹوں کی قیمت اور ہندوستان میں حصص کمپنی کی بازاری قیمت۔

کمپنی کے مشنری و آلات وغیرہ کی قیمت کا تذکرہ کرتے ہوئے آنریبل صدرالمہام بہادر فینانس نے فرمایا" مشنری پلانٹ وغیرہ کی قیمت کا تقریباً (۱۰) فیصد حصہ سے خارج کر دیا گیا اور اس کو ۹۵۰۰۰ لاکھ کے جنرل ریزرو و عام سرمایہ محفوظ اور کنٹنجنسی ریزرو ۳۳۵ لاکھ کے غیر تقسیم شدہ منافع کے علاوہ سرمایہ محفوظ کی حیثیت سے رکھا گیا ہے۔ چونکہ حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹڈ برطانیہ عظمیٰ میں قائم ہے اس لئے اس کے مالکوں پر باشندے ہونے کی حیثیت سے جاری محصول آمدنی عائد ہوتا ہے یعنی ان کی آمدنی کے ایک پونڈ پر تقریباً (۱۰) شلنگ محصول لیا جاتا ہے۔ اور ان کی یہ آمدنی سنگاریٹی کالریز کے حصص سے حاصل ہوتی ہے لیکن اب جبکہ سنگاریٹی کالریز کے حصص کو ہندوستان منتقل کر دیا جائے تو ان حصص کی آمدنی پر اتنا محصول عائد نہ ہو گا۔

بعض غیر ذمہ دار حلقوں کی اس طرح کی خیالی پر تنقید کرتے ہوئے کہ سنگاریٹی کی تمام کانوں میں اب کوئلہ کے ذخائر ختم ہو چکے ہیں آنریبل صدرالمہام فینانس نے اسے "چار مینار کی گپ" قرار دیا۔

آنریبل مسٹر غلام محمد نے کہا کہ اس طرح جو رقبہ معدنی ذخائر خالی سنگاریٹی میں حاصل ہوا ہے اس میں کوئلہ کی مقدار کا اندازہ ایک ہزار ملین ٹن کیا گیا ہے۔ خشک رقبے چھوڑنے کے بعد یہاں صرف ۳۳ ملین ٹن کوئلہ کی صرف برآمد ہوئی تھی اسی طرح ۹۶۰ ملین ٹن کوئلہ باقی رہ گیا ہے اس طرح کمپنی کو اس کا یقین ... کی شرح منافع اب تک جتنے سال وہ کام کر چکی ہے اور اس کے جس گناہ سال تک حاصل کرتی رہے گی۔ گفت و شنید کے مراحل کی نسبت گفتگو کرتے ہوئے آنریبل صدرالمہام بہادر فینانس نے انکشاف فرمایا کہ تجویز یہ کی گئی تھی کہ نواب میر نواز جنگ بہادر معتمد فینانس کو طیارہ کے ذریعہ لندن روانہ کیا جائے لیکن معتمد صاحب فینانس کے لئے یہ انتظام بروقت نہ ہو سکا۔ یہ بھی تجویز تھی کہ مسٹر میر لائق علی کو اس کام سے وابستہ کیا جائے اس لئے وہ ہندوستان کے صنعتی وفد کے ساتھ رکن کی حیثیت سے لندن جانے والے تھے لیکن اس وفد کی روانگی میں بھی تاخیر ہو گئی اس طرح یہ تجویز بھی پوری نہ ہو سکی۔

حکومت چاہتی ہے کہ مسٹر میر لائق علی کا بھی جن کی ... بھی شکریہ ادا کرے جنھوں نے اس گفت و شنید کی ہر منزل پر اپنے مفید مشوروں سے مدد دی اور نواب میر نواز جنگ بہادر معتمد فینانس کا بھی شکریہ ادا کرے جنھوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ ان تمام امور کو سلجھایا۔

آخر میں صدرالمہام بہادر فینانس نے حکومت کی جانب سے کمپنی کے عملہ کو یقین دلایا ہے کہ فی الوقت حکومت کا منشاء نہیں ہے کہ وہ کمپنی کی معینہ پالیسی میں تبدیلی کرے اور یہ کہ کمپنی کے اکثریت کے حصہ داروں کی حیثیت سے وہ ان کی ملازمت کے جاری رکھنے کا انہیں یقین دلاتی ہے۔

سال رواں کے لئے غذائی پروگرام

بدعنوانیوں کے انسداد کے لئے شدید تدابیر

حکومت سرکار عالی نے مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی سفارشات کے مطابق ۱۳۵۲ف (۱۹۴۳ء) کے لئے ایک غذائی پروگرام مرتب کیا ہے۔ گزشتہ سال جو تجربات حاصل ہوئے تھے ان کے پیش نظر قوانین اغذیہ اور غذائی پالیسی کے نفاذ میں متعدد اصلاحیں کی جا رہی ہیں۔

بیرونی خبروں پر نظر ڈال کر موجودہ حالات سے زیادہ وضاحت پیدا کر دی گئی ہے۔ چونکہ حکومت کو اس کا صحیح علم ہونا ضروری ہے کہ مختلف اجناس کس مقدار میں محفوظ ہوں گے اور ان کے ذخائر کہاں کہاں قائم ہوں گے اس لئے ان کی موجودگی کی اطلاع سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ تاہم کوئی مطالبہ اس وقت تک نہ کیا جائے گا جب تک کہ اس کے لئے کافی وجوہات موجود نہ ہوں۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے جو خریداری ہوگی اس کی قیمت فوراً ادا کر دی جائے گی۔

مختلف علاقوں میں جو کمی بیشی پائی جائے گی اس کے لئے عام سے زیادہ سخت تدبیر اختیار کی جائیں گی اور [illegible] سے متعلق انتظامات میں [illegible] کی جائے گی تاکہ فاضل اور غیر فاضل علاقوں میں یکسانی پیدا ہو جائے۔

حصہ پیداوار کی وصولی

حصہ پیداوار کی وصولی کا کام چند اجناس [illegible] کے متعلق ہے۔ متعلقہ اضلاع کی پیداوار [illegible] جو لوگ کوئی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں [illegible] میں شامل کر کے غیر سرکاری [illegible] کو تقویت دی جائے گی اور غیر سرکاری انجمنوں، پٹیلوں اور پٹواریوں کی امداد حاصل کی جائے گی [illegible]۔

اس ضمن میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اختیار کردہ طریقے سے وصول طلب حصہ پیداوار کی مقدار وصول ہو جانے کے بعد ہی غلہ گوداموں میں روانہ کیا جائے بلکہ وہ متعدد اقساط کی شکل میں بھی چالان کے ساتھ بھیجا جا سکتا ہے۔ اس طریقے پر عمل کرنے سے قیمت کی ادائی میں عجلت اور نقل و حمل میں سہولت ہوگی۔

گوداموں کا انتظام

سال گزشتہ میں گوداموں کا انتظام ساہوکاروں اور تاجروں کے سپرد تھا۔ لیکن بعض مقامات پر یہ لوگ اپنے فرائض بخوبی انجام نہ دے سکے اور کاشتکاروں کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ چنانچہ حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ ایسے مقامات پر ان لوگوں کے بجائے یہ کام امداد باہمی کی انجمنوں کے سپرد کیا جائے۔

حکومت نے ان دشواریوں کے پیش نظر اور علاوہ ازیں اس تحریک امداد باہمی کو ترقی دینے کی پالیسی کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان انجمنوں کے ذریعے امداد باہمی کی انجمنوں سے کام لیا جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ حکومت ان ساہوکاروں اور تاجروں کی دیانت پر اعتماد نہیں کرتی جنہوں نے گودام داروں کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کیں۔ جن مقامات پر حسب معیار مطابق مجالس امداد باہمی موجود نہیں ہیں وہاں مقامی عہدہ داروں کے مشورہ سے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے مناسب انتظام کیا جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جن مقامات کے ساہوکاروں اور تاجروں کی خدمات الزام سے مبرا ہیں وہاں موجودہ انتظام ہی برقرار رہے۔

گوداموں کا محل وقوع اور تعداد

ایک تجویز یہ بھی ہے کہ اس سال گوداموں کی تعداد میں کافی اضافہ کر دیا جائے۔ نئے گودام زیادہ تر دیہی علاقوں میں قائم کئے جائیں گے۔ حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ ہر ایک تعلقہ کے کسی مناسب کاروباری مرکز میں دو یا تین بڑے گودام بھی تعمیر کئے جائیں۔ اس تجویز پر عمل کرنے کی وجہ سے رقم میں کافی بچت ہو جائے گی جو کرایہ کی شکل میں دی جاتی ہے اور غلے کے ذخیرے زیادہ محفوظ بھی ہو جائیں گے جب ان گوداموں کی ضرورت باقی نہ رہے گی تو یہ غلے کے بینک قائم کرنے کے لئے انجمن امداد باہمی کو دے دئے جائیں گے۔

غلے کی خریداری

مقررہ غذائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت حکومت راشن بندی والے مقامات، فوجی ضرورتوں اور قلت پیداوار والے علاقوں کے لئے جو غلہ وصول کرتی ہے وہ کاشتکاروں کی اصلی پیداوار کے آٹھویں یا نویں حصے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اگر حکومت کو یہ اطمینان ہو جائے گا کہ باقی ماندہ پیداوار بازار میں لائی جائے گی اور مقررہ نرخ پر دستیاب ہو سکے گی تو وہ حصہ پیداوار کے علاوہ غلہ کی مزید خریداری کا وہ انتظام نہ کرے گی۔ لیکن سال گزشتہ میں جو تجربہ ہوا اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ بڑے کاشتکار اور تاجر صحیح طریقہ پر تعاون نہیں کرتے اور محکمہ رسد کو جو دشواریاں پیش آئیں ان کی زیادہ تر ذمہ داری ہے کہ ان لوگوں نے اس انتظام پر جو اعتماد کیا وہ غلط ثابت ہوا۔

چنانچہ حکومت کو یہ خیال ہے کہ بڑے کاشتکاروں کی ذاتی ضروریات اور بیج کے لئے کافی مقدار چھوڑ کر باقی ماندہ غلہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں حاصل کرے۔ غلہ کی خریداری کا یہ کام امداد باہمی کی مجالس کے سپرد ہوگا۔ جن مقامات میں یہ مجالس موجود نہیں وہاں حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے کوئی اور مناسب انتظام کیا جائے گا۔ خریدا ہوا غلہ متعلقہ ضلع اور تعلقہ میں جمع کیا جائے گا اور اس وقت تک منتقل نہ کیا جا سکے گا جب تک کہ متعلقہ ناظم اس بات کی تصدیق نہ کر دیں کہ اس منتقلی سے مقامی غذائی صورت حال پر برا اثر نہ پڑے گا۔

خریدے ہوئے غلہ کی قیمت اسی وقت ادا کر دی جائے گی چنانچہ اس کے لئے متعلقہ اداروں کے پاس کثیر رقم کر دی گئی ہے اور تحصیلداروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خریداری کی قیمت خزانہ سے فوراً ادا کر دی جائے۔ جو بیک وقت سوچنے سے زیادہ ہو قیمت خرید قواعد کے مطابق [illegible] زیادہ قیمت [illegible] بازار کے نرخ اور دونوں میں جو کم ہو [illegible] مقرر ہوگا۔

نقل و حمل

سال گزشتہ میں جو تجربہ ہوا ہے اس کی بنا پر حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے زیادہ عجلت اور کفایت سے غلہ منتقل کرنے کا اس طور پر انتظام کیا ہے کہ منتقل کرنے کے لئے گاڑیاں حاصل کرنے کے علاوہ دیہی علاقوں سے سڑکوں تک غلہ لانے کے دوسرے انتظامات بھی کئے جائیں گے اور جب سڑکوں تک غلہ پہنچ جائے گا تو انہیں لاریوں کے ذریعہ بآسانی منتقل کیا جا سکے گا۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے پاس بہت زیادہ لاریاں موجود ہیں اور بہرحال فوجی عہدہ داروں اور شاہی فضائیہ کے ارباب اقتدار نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ جب ضرورت ہوگی تو وہ اپنے وسائل نقل و حمل حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے حوالہ کر دیں گے۔

ریلوں کے ذریعہ غلہ کی منتقلی کے بارے میں یہ طے کیا گیا ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے متعلق غلہ کو ترجیح دی جائے گی۔ عام تاجروں کا غلہ ریلوں کے ذریعہ اس وقت تک منتقل نہ کیا جا سکے گا جب تک کہ ناظم رسد یا حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن اس کی اجازت نہ دیں۔

امید ہے کہ ان انتظامات کی وجہ سے حیدرآباد اور ملک کے دوسرے حصوں کے درمیان نقل و حمل کی دشواریاں کم ہو جائیں گی۔ شہروں میں صرف اتنا ہی غلہ جمع کیا جائے گا جو وہاں کی آبادی کے لئے ضروری ہے اور ذخیرہ زیادہ تر دیہی علاقوں میں رہے گا اور اس طرح شہری علاقوں میں پریشانی کا سبب باقی نہ رہے گا اور مختلف علاقوں میں غلے کی وسیع منتقلی پر متعلقہ اداروں کی نگرانی بہتر طور پر قائم رہ سکے گی۔

پیداوار کی قلت والے اضلاع کے لئے مقررہ مقدار میں اجناس کی خوردنی ضرورت سے متعلق صحیح اندازہ کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی محکمہ رسد اجناس کی تقسیم کا ایک خاکہ مرتب کرے گا اور اس کی ترتیب میں متعلقہ اداروں سے بھی مشورہ لیا جائے گا۔ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو بھی نقل و حمل میں اسی خاکہ کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔

قانون کا نفاذ

گذشتہ سال اجناس خوردنی سے متعلق قانون کے نفاذ میں اتنی سختی نہیں برتی گئی جتنی کہ حالات کے پیش نظر ضروری تھی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوشیدہ ذخیروں کو برآمد کرنے میں پوری طرح کامیابی نہیں ہوئی گذشتہ سال جو تجربہ ہوا اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے جس سے حکومت یہ پتہ چلا سکتی کہ غلہ پوشیدہ ذخیرہ کہاں کہاں اور کتنی مقدار میں موجود ہیں۔

سنہ ۱۳۵۳ف انتظامات رسد کا پہلا سال تھا اور حکومت نے یہ مناسب سمجھا کہ نگرانی کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف شدید کارروائی کی جائے چنانچہ عہدہ داران ضلع کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ عوام کو ان قوانین کی اخلاقی اہمیت اور ان سے متعلق معلومات سے آگاہ کریں اور ان پر عمل کرنے کے لئے ترغیبی طریقے اختیار کریں۔ لیکن سنہ ۱۳۵۴ف میں اس بارے میں مختلف طرز عمل اختیار کیا جائے گا۔ چونکہ اجناس خوردنی سے متعلق قوانین کے مضرات سے عوام کو بخوبی آگاہ کیا جا چکا ہے اس لئے اب ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ حکومت کا مقصد صرف یہی ہے کہ کاشتکار، تاجر اور صارف حکومت کو ذخیروں کی مقدار اور محل وقوع سے مطلع کریں جب تک کہ کافی اور معقول وجہ نہ ہو غلہ وصول نہ کیا جائے گا اور جب کبھی غلہ حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی تو اس کی قیمت آزاد مستقر کی ہوئی احتیاطی قیمت یا بازار کے نرخ ان دونوں میں سے جو کم ہو اس کے مطابق ادا کی جائے گی۔

راشن بندی

حیدرآباد اور سکندرآباد میں راشن بندی کے نفاذ میں جو کامیابی ہوئی ہے اس کی وجہ سے دوسرے مقامات میں بھی ان کا نفاذ نسبتاً آسان ہوگیا ہے۔ ورنگل اور نارائن پیٹھ میں راشن بندی نافذ کی جا چکی ہے اور اورنگ آباد، جالنہ، لاتور، ناندیڑ، [illegible] یادگیر اور دوسرے مقامات میں بھی عنقریب نافذ ہو جائے گی۔

چاول کی قلت کے مدنظر مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ کی مجلس عاملہ سے مشورہ کے بعد یہ طے کیا گیا ہے کہ چاول کی مقدار فی کس چار چھٹانک یومیہ کے بجائے تین چھٹانک یومیہ کر دی جائے۔

دیہی علاقوں میں اجناس خوردنی کی تقسیم

دیہی علاقوں میں غیر زراعت پیشہ اشخاص کے لئے اجناس خوردنی کی تقسیم کے ضمن میں گذشتہ برس میں جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا وہی تمام ممالک محروسہ میں عمل کیا جائے گا اس طریقے کے مطابق مجالس امداد باہمی کے ذریعہ سے کاشتکاروں سے غلہ خرید کر اسے غیر کاشتکاروں یا غلہ کی کمی کے باعث چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ امداد باہمی کی مجالس کو اس کاروبار کے عوض مناسب کمیشن دیا جائے گا اور اس طرح جو فائدہ ہوگا وہ ایسے کاشتکاروں یا صارفوں کو منافع کی شکل میں دیا جائے گا جو ان مجالس کے رکن ہوں گے۔

قیمتیں

فی الحال حکومت موجودہ قیمتوں میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی جب کبھی ممکن ہوگا حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن قیمتوں کو کم کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ صارفوں کو فائدہ پہونچ سکے۔

چوری سے غلہ کی منتقلی کا انسداد اگرچہ کہ حیدرآباد میں غلہ کی قیمت اتنی ہی زیادہ ہے جتنی کہ ملحقہ صوبوں میں تاہم چوری سے غلہ لے جانے کا طریقہ بالکل ختم نہیں ہوا۔ اس لئے حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ مسلح سوار سرحدوں کی نگرانی کریں اور خفیہ طور پر غلہ جمع کرنے اور منتقل کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے پولیس کے پروازی دستوں سے بھی کام لیا جائے۔ کوتوالی اضلاع کے خفیہ شعبہ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کروڑ گیری کی تمام چوکیوں اور ریلوں تک رسائی والے مقاموں پر شدید نگرانی رکھے۔ مشاورتی مجلس اغذیہ کی ایک ذیلی کمیٹی کے لئے ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں گی تاکہ وہ اضلاع کا دورہ کرکے مواد فراہم کرے اور ناجائز طریقے اختیار کرنے والے اشخاص کے خلاف حکومت کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے۔ محکمہ انسداد رشوت ستانی بھی اغذیہ سے متعلق انتظامات کی نگرانی کرتا رہے گا۔

برآمد و درآمد

اجناس خوردنی کی برآمد پر پابندیاں برقرار رہیں گی۔ تاہم ربیع اور تابی فصلوں کے بعد صورت حال پر نظرثانی کی جائے گی۔ اگر اتنی بچت ہوئی کہ وہ بہ آسانی برآمد کیا جاسکے تو مرکزی مشاورتی مجلس اغذیہ سے مشورہ کے بعد ضروریات سے زیادہ ہندوستان کے حاجتمندوں کے لئے برآمد کی جائیگی حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن درآمد کرے گا جو اس مقصد کے لئے غلہ طلب کرنے کے بعد خریدی جائیں گی۔

غیر خالصہ علاقوں میں غذائی انتظامات غیر خالصہ علاقوں میں اجناس خوردنی ذخیرہ کرنے کے رجحان کے مدنظر تعلقداروں کو ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں جن سے کام لے کر وہ ذخیرہ بندی کا انسداد کرسکیں گے۔ خالصہ علاقوں سے غیر خالصہ علاقوں میں غلہ منتقل کرنے کے لئے متعلقہ عہدہ داروں سے اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہے۔

یہ تمام تدابیر اختیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ممالک محروسہ میں غذائی صورت حال بہتر ہو جائے اور عوام اطمینان محسوس کرنے لگیں۔ اس موقع پر یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ ان تدابیر کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ باشندگان ملک کے تمام طبقے ان کی تائید اور اشتراک عمل کریں اور اسی بنا پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان تدابیر کو ہر طرح کامیاب بنانے میں پبلک پورا حصہ لے گی

جماعت اتحاد و ترقی کے انتخابات

جماعت اتحاد و ترقی کے سالانہ جلسہ عام منعقدہ ۲۰ دے ۱۳۵۵ف میں حسب ذیل کابینہ کے انتخابات عمل میں آئے ہیں۔

براہ کرم مقامی اخبارات میں اشاعت کا انتظام فرمایا جائے۔

(۱) نواب ڈاکٹر سید یار جنگ بہادر صدر

(۲) جناب ڈی ناچی اناپیا صاحب نائب صدر

(۳) مولوی زاہد علی صاحب کامل معتمد

(۴) رائے بی شام سندر صاحب معتمد

(۵) نواب خواجہ سردار اللہ خان صاحب خازن۔

اراکین۔

(۱) نواب میر اکبر علی خان صاحب (۲) راجہ [illegible] صاحب (۳) رائے وینکٹیشور شاد صاحب (۴) مولوی محمد علی صاحب [illegible] (۵) نواب میر احمد علی خان صاحب (۶) سیٹھ ہری کشن دھوت صاحب (۷) مولوی عبداللہ پاشاہ صاحب (۸) پریم تپا وال جی صاحب (۹) جناب مولوی حسن الدین صاحب مدیر مملکت (۱۰) جناب مولوی عبدالعلی صاحب وکیل ہائیکورٹ (۱۱) رائے [illegible] صاحب (۱۲) جناب مولوی محمد امین صاحب۔

منصوبہ بندی کا مقصد عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے

کلیہ انجینری میں آنریبل مسٹر غلام محمد کی تقریر

آنریبل مسٹر غلام محمد صدر المہام فینانس نے کلیہ انجینری جامعہ عثمانیہ کے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں ڈاکٹر راجی اور ان کے اسٹاف کو سال زیر تبصرہ میں کام انجام دینے پر مبارکباد دی۔ رپورٹ میں جس سلیقہ نظر کا اظہار کیا گیا ہے اس کی آنریبل صدر المہام بہادر نے ستائش کی۔ مسٹر غلام محمد نے اس پر اظہار افسوس کیا کہ نواب زین یار جنگ بہادر اس تقریب میں موجود نہیں نواب صاحب نے کہا کہ نواب زین یار جنگ بہادر ناظم شعبہ انجینری اور صدر المہام تعمیرات ہونے کے علاوہ وہ بھی ایک ممتاز انجینری کی حیثیت سے انجینروں کے زمرہ میں ہر دلعزیز ہیں۔ صدر المہام بہادر نے ان طالب علموں کو مبارکباد دی جنہیں ڈپلومے دیئے گئے اور جنہوں نے انعام حاصل کئے اور ان کے خوشگوار اور روشن مستقبل کی نیک تمنا ظاہر کی۔ صدر المہام بہادر نے ادنیٰ ملازمین کے مستحق اور نمایاں شان اظہار پر مبارکباد دی۔

بیل گاڑی اور ہندوستانی باورچی خانوں پر جو تحقیقاتی کام اس کالج کی جانب سے کیا جا رہا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر المہام بہادر نے فرمایا کہ گذشتہ تین ہزار سال سے بیل گاڑی میں مادی طور پر کوئی فرق نہیں ہوا ہے۔ دیہاتوں اور قصبہ جات کی حالت بھی ابھی ویسے ہی ہے ان تمام امور پر کافی اور معقولیت کے ساتھ توجہ دینے کی ضرورت ہے بشرطیکہ ہم یہ چاہتے ہوں کہ ہمارے ملک میں تنظیم جدید ہو اور ان کے لئے امکانات پیدا کئے جائیں اور اس کا تعلق نہ صرف حیدرآباد ہی سے ہے بلکہ پورے ہندوستان سے ہے۔ صدر المہام بہادر نے اس کی توقع ظاہر کی کہ تحقیقات سے یقیناً اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ مسٹر غلام محمد نے مشورہ دیا کہ کالج میں ہندوستان کے حسل خانوں اور بیت الخلاء کی حالت پر بھی تحقیقات کا کام کیا جائے۔

انجینری کے نصاب میں تبدیلی کی ضرورت

مسٹر غلام محمد نے فرمایا کہ وہ فن داں نہیں لیکن پھر بھی وہ اس کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے بہت سے انجینری اداروں میں نصاب بجائے حکمت دوبارہ غور و خوض کی گنجائش ہے۔ تمام انجینرنگ کا موجودہ معیار کو بلند کرنا چاہئے۔ موجودہ ترقی صرف ایسے اشخاص کو تیار کر سکتا ہے جو یا تو باہر سے آئے ہوئے ماہرین کے یا باہر تعلیم حاصل کئے ہوئے انجینروں کے تحت کام انجام دے سکتے ہیں۔ حیدرآباد اور بیرون ملک میں جس چیز کی اب ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ ایسے طلباء پیدا کئے جائیں جو یورپ اور امریکہ کے طلباء کی طرح کافی تربیت یافتہ ہوں۔

مسٹر غلام محمد نے اس حقیقت پر سخت مذمت کا اظہار کیا کہ کلیہ انجینری جامعہ عثمانیہ سے اکثر فارغ التحصیل طلباؤں کو اوورسیر کی حیثیت سے خدمت قبول کرنی پڑتی ہے یہ حالت خاص طور پر مستقبل پالیسی کے باعث ہے۔ آپ نے سوال کیا لیکن کیا آپ کا خیال یہ نہیں کہ انسانی سازو سامان اور تربیت کا نقصان نہیں ہے کہ ایسے طلباء پیدا کئے جائیں اور اس کے بعد انہیں تمام عمر اوورسیر کی حیثیت سے زندگی گذارنے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر انہیں اوورسیروں کی ضرورت ہے تو وہ اس کے لئے ایک خصوصی کورس رکھئے آپ ایک ایسے طلباء کو پیدا کیجئے جو یقیناً قابل ہوں اور جس کی صلاحیت اس کے ماتحتین سے بہتر ہوتی ہو۔ عابد جنگ دور کے لئے ہمارے منصوبوں کی تکمیل میں بڑی تعداد میں طلباء کی ضرورت ہوگی لیکن اچھے طلباء پیدا کرنا آپ کا کام ہے۔

تحقیقاتی کام

مسٹر غلام محمد نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آگاہ کیا کہ تحقیقاتی کام دو ذاتی صفت سے ممتاز کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر اگر کسی خصوصی مضمون کے لئے وسیع پیمانہ پر تحقیقاتی کام ہو رہا ہے تو پھر اسی کام کو حیدرآباد میں بھی انجام دینے سے کوئی فائدہ نہیں۔

بیرونی ممالک میں تعلیم کرنے کے لئے وظائف کے متعلق مسٹر غلام محمد نے کہا کہ حکومت ایسی تجاویز پر غور کر رہی ہے کہ جس سے بر عظیم ہند اور سمندر پار ممالک کو طلباء روانہ کئے جاسکیں اور انجینروں کو اس انتخاب میں کافی موقع دیا جاسکے۔ بشرطیکہ بہتر قسم کے امیدوار تیار کئے جائیں۔ خاص علم اور کارگذاری رکھتے ہوئے انجینروں کو ترجیح بھی دی جائیگی۔

مسٹر غلام محمد نے بیرونی انجینرنگ کے لئے نواب احمد نواز جنگ بہادر کے عطیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دلی طور سے ہم ممنون ہیں۔ حکومت سرکار عالی بہرحال انجینرنگ کالج کے اس عطیہ میں مزید اضافہ سے قاصر نہ رہے گی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس نصاب کے نئے شعبوں میں حیدرآباد ہی طلبہ کے لئے ایک یا دو مزید نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

تحسین ماجد جنگ

مسٹر غلام محمد نے تحسین ماجد جنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی قسم کی بھی منصوبہ بندی ہو اس کا واحد مقصد غریب عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے جس کے بغیر یہ ممکن نہیں

کی ضرورت ہوگی۔

مجھے اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس ملک کی تعمیر میں اس کی تمام حیثیتوں کے ساتھ عظیم تر جلسے کی کارروائی اس وقت تک تکمیل کو نہیں پہنچے جب تک کہ اس کے لئے تمام قسم کے انجینروں کا تعاون حاصل نہ ہو جائے۔

مسٹر غلام محمد نے حکومت ہند کی ایک نئی ٹکنیکل اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسی طرح سے حیدرآباد میں بھی ایک انجینرنگ کالج اور انجینرنگ کالج اس کے مختلف شعبہ جات کے ساتھ قائم کیا جانا چاہئے جس کے طلباء کی وہی حیثیت ہوگی جیسی کہ بیرون ملک کے طلباء کی ہوتی ہے۔ اس کا امکان ہے کہ آئندہ ان کا انتخاب ایک مشترکہ کل ہند ادارہ کے ذریعہ کیا جائے۔

عوام کی خوشحالی

انسٹیٹیوٹ جامعہ کی تقریب کا ذکر کرتے ہوئے جس میں انہوں نے کہا کہ آنریبل مسٹر غلام محمد عابد جنگ بہادر نے کافی حالات حاصل کرنے میں کامیاب ہوچکے ہیں مسٹر غلام محمد نے کہا کہ جنگ اور دوسرے وجوہ کی بنا پر حیدرآباد کو کافی وسائل حاصل ہوئے ہیں جو یقیناً جنگ کے بعد کی ابتدائی ضروریات کا بار پوری طرح برداشت کرلیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ آپ یہ بھی بتلا سکتے ہیں کہ حیدرآباد کا بجٹ اگر ہم پہلے چار پانچ سال جاری رکھ سکتے ہیں لیکن جدید ترجیحات کی کمی میں یہ تمام سمندر میں قطرہ کے مماثل ہے۔ عوام کی تعداد بہت زیادہ ہے ہماری ضرورت بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔ ہر کام کو دوبارہ اور بار بار انجام دینا پڑتا ہے۔ اور ان تمام کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ گذشتہ زمانہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تعلیمات کے متعلق ایک بہت بڑی رقم خرچ کی جاتی تھی لیکن گذشتہ زمانہ کی باتیں باقی نہیں رہیں۔ بہت کام کرنا ہے اور بہت ساری قربانیاں پیش کرنی ہیں اور ہر چیز کا انحصار اس پر ہے کہ حیدرآباد اور مابقی ہند ان کاموں کی تکمیل کرے گا یا نہیں۔ حکومت کے محاصل بڑھ سکتے ہیں۔ کسی ملک کی دولت کا اندازہ نہ لگائیں۔ عوام کی دولت کی اقتصادی خوشحالی اور خوش باشی ہی ہے۔ ہندوستان میں کسی مقام پر بھی کوئی شخص کسی طرح موجودہ معیار اور معمولی آمدنی کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان ایک مالدار ملک ہے۔

آخر میں مسٹر غلام محمد نے سابقہ طلباء کے ساتھ تقریر ختم کی کہ آپ آج تک جو انجینر اور فن داں ہیں اگر عزت سے حاصل کرنے کی خاطر اور صرف ملازمت کی خاطر انجام دے کر خدمت کرنے کی قوت رکھیں تو ملک کو حقیقی معنوں میں عظیم تر بنانے کی خاص تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔

اس سے قبل آنریبل مسٹر غلام محمد نے (۳۶) فارغ التحصیل اور سرٹیفکیٹ عطا کئے اور اسپورٹ تعلیمی امتیازات اور تقریری مقابلوں کے انعامات بھی تقسیم کئے۔

مراسلات

محکمہ رسد کے لئے تین توجہ طلب امور

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "مملکت"

آپ کے اخبار کے ذریعہ محکمہ رسد کو تین امور کے متعلق متوجہ کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:۔

(۱) اطلاع ملی ہے کہ سرکار عالی گیہوں کی حد تک ضروریات کو پورا کر رہی ہے لیکن حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے بجائے گیہوں درآمد کرنے کے آٹا اور میدہ درآمد کیا جو تین وجوہ سے صحیح عمل نہ تھا۔ پہلی وجہ یہ کہ آٹا اور میدہ جلد خراب ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ اگر آٹا اور میدہ درآمد کیا جائے تو مقامی صنعت معطل ہو جاتی ہے۔ پس ارباب مقتدر کو چاہئے کہ وہ مستقبل میں بجائے آٹا اور میدہ درآمد کرنے کے گیہوں درآمد کریں۔ مقامی ضروریات کے لحاظ سے درآمد شدہ گیہوں کو آٹے اور میدے میں مقامی گرنیوں کے ذریعہ بدل دیا جا سکتا ہے۔

(۲) مقامی اخبارات میں اسوسی ایٹیڈ پریس کی یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ … والوں کی برآمد کے اجازت نامے عطا کرتے ہیں انجمن ہائے امداد باہمی کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو حکومت کو چاہئے کہ فی الفور انجمن ہائے امداد باہمی کو مطلع کر دے تاکہ وہ مال خرید لیں ورنہ محض اس توقع میں کہ انہیں اجازت نامے ملیں گے وہ مال کو خرید کر ڈال رکھنے کی سکت نہیں رکھتیں۔ فوری اطلاع دہی کی ضرورت اس وجہ سے ہے کہ اگر انجمن ہائے امداد باہمی اس مسئلہ سے غافل رہیں تو اس اثناء میں سرمایہ دار اور بڑے تاجر مال کو اپنے قبضہ میں کر لیں گے اور جب انجمنیں ان سے خریدنا چاہیں گی تو وہ نفع اندوزی پر اتر آئیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ انجمنیں اپنے جائز منافع سے محروم ہو جائیں گی۔

(۳) شہر حیدرآباد کے تاجران سوتی پارچہ کو یہ شکایت ہے کہ کمشنر صاحب سوتی پارچہ پہلے مسٹر … حیدرآباد کے تاجروں کے مقابلہ میں سکندرآباد کے تاجروں پر مسٹر سی۔ سی۔ پال کے غیر معمولی اثرات کی وجہ سے زیادہ مہربان ہیں۔ مسٹر پال کا تاجروں کے ساتھ رعایت کرنا ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتا ہے لیکن مسٹر … اس قسم کا … کریں تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود مسٹر پال کے زیر اثر آ گئے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ مولوی سید فضل اللہ صاحب حیدرآباد کے تاجران پارچہ کو ایک وفد کی صورت میں ملاقات کا موقع دیں اور جس طرح وہ غلہ کے تاجروں سے وقتاً فوقتاً تبادلہ خیال کر کے ان کی مشکلات اور شکایات رفع کرتے ہیں اسی طرح سوتی پارچہ کے تاجروں کے ساتھ بھی انصاف کریں۔

گوپال راؤ

حکم نگرانی پارچہ

حیدرآباد ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہاتھ کے بنے کپڑے کے اور تمام قسم کے سوتی پارچہ کو جو یکم جنوری سنہ … کے بعد تیار کیا گیا ہے فروخت کرنے کی اجازت نہیں پائی۔ سالگذشتہ اگست سنہ … کے قبل کے تیار کردہ پارچہ پر ایک خصوصی نشان جیسی … کپڑے پر لگا دیا جاتا تھا لیکن بعض کپڑوں مثلاً ململ اور وائل کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اس قسم کے مستثنیٰ کئے ہوئے کپڑے اب بھی بازار میں فروخت ہو رہے ہیں اور ان پر قیمت پڑی ہوئی نہیں ہے۔ گذشتہ جنوری سے اب تک بہرحال تمام پارچہ پر جو گرنیوں میں تیار ہوا ہے بشمول مل قیمتوں کا تعین کر دیا گیا ہے۔ سال حال اگست سے بڑے کارخانوں اور گرنیوں میں تیار کئے ہوئے پارچہ پر بھی قیمتوں کا نشان لگا دیا گیا ہے اور چھوٹے کارخانوں میں جو کپڑا تیار ہوا ہے اس پر T EX مارک کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ نومبر سے دسمبر کے اختتام پر جو کارروائی انجام دی گئی اس کا مطلب یہ تھا کہ یکم جنوری سنہ … سے گرانی کا کپڑا بازار میں اس وقت تک فروخت نہ ہوگا جب تک اس پر قیمت کا نشان نہ ہو۔

تاجروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ … کے اختتام تک اپنے ذخیرہ کو نکال دیں۔ بیرونی ممالک سے آنے والے … پارچہ پر بھی قیمت کا تعین کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔